شمارہ: 28

ماہانہ خبرنامہ

انجمن خدّامُ القرآن

سِندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مئی 2021ء رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ

فرمان الٰہی و فرمان نبوی ﷺ

اداریہ

تعارف قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

علم کی فضیلت، اہمیت اور ضرورت

خوف ورِجا اور حیات انسانی

بچوں کی تعلیم و تربیت ایک اہم مسئلہ

انجمن خدّام القرآن سندھ کے تحت جاری تدریسی سرگرمیاں

مرکزی دفتر انجمن خدّامُ القرآن سِندھ، کراچی، رجسٹرڈ B-375 علامہ شبیر احمد عثمانیؒ روڈ بلاک 6، گلشن اقبال کراچی۔ فون نمبر: 7-34993436-021

فرمان الٰہی

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ (سورۃ العلق: 1تا5)

ترجمہ:

اے محمد ﷺ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے (عالم) کو تخلیق فرمایا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

تشریح:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (رواہ ترمذی)

ترجمہ:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ "جو بندہ (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستہ پر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا اور (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ) اللہ کے فرشتے طالبان علم کے لئے اظہار رضا (اور اکرام واحترام) کے طور پر اپنے بازو جھکا دیتے ہیں اور (فرمایا کہ) علم دین کے حامل کے لئے آسمان وزمین کی ساری مخلوقات اللہ تعالی سے مغفرت کی استدعا کرتی ہیں یہاں تک کہ دریا کے پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) عبادت گزاروں کے مقابلہ میں حاملین علم کو ایسی برتری حاصل ہے جیسی کے چودھویں رات کے چاند کو آسمان کے باقی ستاروں پر اور (یہ بھی فرمایا کہ) علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے دیناروں اور درہموں کا ترکہ نہیں چھوڑا ہے، بلکہ انہوں نے اپنے ترکے اور ورثے میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے بہت بڑی کامیابی اور خوش بختی حاصل کر لی"۔

تشریح:

علم دین کی اہمیت اور اس کے موثر اثرات

اداریہ

قارئین محترم ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیدِ وافر بذاتِ غافر ہے کہ خبر نامہ انجمن ماہِ مئی 2021ء کا یہ شمارہ آپ کو، آپ کی اور آپ کے اہل خانہ کی سلامتی صحت اور ایمان کی بہترین کیفیت کے ساتھ موصول ہوگا۔ آمین

مشہور کہاوت ہے: العلم علمان: علم الابدان و علم الادیان، یعنی ایک مادی حقائق کا علم جو حواس کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا دین کا علم جس سے انسان کو ہدایت حاصل ہوتی ہے اور اس میں یہ شعور پیدا ہوتا ہے کہ ہمارا دین ہم سے کیا چاہتا ہے۔

علم وہ نور ہے جس کی تابانی میں انسان کسی شے کے عدم اور وجود کو پہچان سکتا ہے۔ جس سے موجودات کے اصل جوہر اور اس کے زندگی پر اثرات کو پرکھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ان کے حسن و قبح اور نفع وضرر سے واقف ہوتا ہے۔ نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ نور کی اس روشنی سے انسان اپنے ذہن میں نظریے اور قیاسات کے تانے بانے بنتا ہے۔ اور بسا اوقات اپنے ان خود ساختہ نظریات کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر وہ ہدایت کی اس راہ سے ہٹ جاتا ہے جو اس کا خالق و مالک اسے دکھانا چاہتا ہے۔ مادی علوم انسان کے زندگی کا چراغ گل ہونے کے ساتھ ہی معدوم ہو جاتے ہیں، مگر دین کا علم اور اس کا شعور و ادراک انسان کی دنیا اور آخرت دونوں سنوارنے میں مدد و معاون بنتا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ یہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔" (موطا امام مالک)

چناں چہ اصل علم قرآن وسنت کا علم ہی ہے۔ قرآن علم و ہدایت کا سرچشمہ ہے اور یہی وہ شجر طیبہ ہے جس کے برگ و بار انسانی زندگی میں تقویٰ کی راہیں ہموار کرتے ہیں، قرآن حکیم انسان کو زندگی کے ہر مسئلے میں رہنما اصول دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے مکمل ہدایت نامہ ہے۔ وہ انسان کو اچھا بننے کے لیے عملی ہدایات دیتا ہے۔ ایسی ہدایات جن پر عمل پیرا ہوئے بغیر ایک انسان انجینئر، ڈاکٹر، پروفیسر اور سائنسداں تو بن سکتا ہے مگر ایک ایسا انسان جو اللہ کو مطلوب ہے، نہیں بن سکتا۔ قرآن وسنت کا علم اس مقام کو پہچاننے کے لیے ناگزیر ہے۔ سنت کا علم انسان کو بندگی کے آداب سکھاتا ہے، زندگی میں توازن پیدا کرتا ہے۔

دنیوی علوم یقیناً انسان کو ایک بہتر زندگی گزارنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں، لیکن دنیا میں حاصل کیا ہوا کوئی وصف بھی اس وقت تک انسان کے لیے نعمت نہیں بن سکتا جب تک اللہ کی ہدایت اسے حاصل نہ ہو، اور جس کا سب سے بڑا منبع و سرچشمہ قرآن حکیم ہے۔ علمِ قرآن کا حصول، اس پر اخلاصِ نیت کے ساتھ عمل اور اس کو دوسروں تک پہنچانا ایک مسلمان کی اصل ذمہ داری ہے۔ حصولِ علمِ قرآن کے ساتھ عمل و تبلیغ قرآن بھی لازمی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "(اے مسلمانو!) تم میں بہترین وہ ہیں جو قرآن کو سیکھے اور سکھائیں۔" (بخاری)

آج کی نئی نسل کو اغیار کی فکری اور عملی گمراہیوں سے محفوظ رکھنے کے لیے قرآنی ہدایت اور سنت رسول ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے بہترین رہنمائی مل سکتی ہے۔اللہ توفیق دے کہ ہمارے معاشرے کے باہمت لوگ رجوع الی القرآن کورسز کے لیے اپنا وقت فارغ کریں۔ محض ہدایت کے حصول کے لیے اپنے وقت کو قرآن وسنت کے علوم کے لیے فارغ کریں۔

قرآن وسنت کا علم ہی انسان کے فکر و عمل میں وہ نور اجاگر کرتا ہے جس میں اسے نیکی اور بدی کے دونوں راستے واضح اور شفاف ہو کر نظر آتے ہیں اور بصارت کی تیزی اور دور بینی کے علاوہ اس کو وہ بصیرت و حکمت بھی حاصل ہو جاتی ہے جو انسان کو حیوان سے الگ کر کے اشرف المخلوقات کے درجے پر پہنچاتی ہے۔

والسلام

ڈاکٹر محمد الیاس

مدیرِ تعلیم، انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

تعارف
قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

2006ء میں اولاً قرآن مرکز جوہر کا قیام عمل میں آیا۔ بعد آزاں 2016ء میں اس کی تعمیر و توسیع کا کام شروع ہوا جو 2017ء میں مکمل ہوا اور سابق نگرانِ انجمن محترم جناب حافظ عاکف سعید حفظ اللہ کے خطابِ جمعہ بتاریخ ۲۶ شوال المکرم ۱۴۳۸ھ بمطابق 21 جولائی 2017ء کے بعد ادارہ کو قرآن انسٹیٹیوٹ کا درجہ دے دیا گیا۔ قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر شہر کراچی کے گنجان علاقہ گلستان جوہر میں ایک اپارٹمنٹ کی بیسمنٹ اور گراؤنڈ فلور پر مشتمل ہے جس کا مجموعی رقبہ تقریباً پانچ سو مربع گز بنتا ہے۔ بیسمنٹ کا مکمل حصہ ایک مسجد بنام "مسجد جامع القرآن" پر مشتمل ہے جس میں تقریباً 4 سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر کے تحت درجِ ذیل شعبہ جات اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

1. شعبۂ تعلیم وتدریس

(الف) رجوع الی القرآن کورس (سال اوّل):

الحمدللہ 2016ء سے قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں رجوع الی القرآن کورس کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک کل چار کورس مکمل ہو چکے ہیں۔ قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں منعقد ہونے والے رجوع القرآن کورس سے متعلق مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ضمن میں فی الوقت 9 افراد مختلف نوعیتوں سے وابستہ ہیں۔

(ب) شعبۂ حلقات ودوراتِ دینیہ:

- **مختصر دورانیہ کے کورسز**

کاروباری اور دیگر مصروفیات کے حامل افراد کے لیے شام کے اوقات میں ادارہ میں تجوید القرآن اور آسان عربی گرامر کے عنوان سے کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہفتہ وار بنیادوں پر دروس اللغۃ العربیہ کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

- **حلقۂ منتخباتِ علومِ دینیہ**

رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل کرنے والے یا مساوی تعلیم کے حامل افراد کے لیے درسِ نظامی میں پڑھائے جانے والے علوم میں سے منتخب دینی علوم کی تحصیل کا موقع فراہم کرنے کے لیے "حلقہ منتخبات علومِ دینیہ" کے عنوان سے ہفتہ وار کورس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ کورس میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصول الحدیث، قصص النبیین اور صرف ونحو کے مضامین کی تدریس کی جاتی ہے۔

(ج) شعبۂ دعوت وتبلیغ:

شعبۂ دعوت وتبلیغ کے تحت قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں منعقد ہونے والے دروس وبیانات کے ضمن میں اسٹاف کی دینی تربیتی کلاس، فجر کی نماز کے بعد ترجمہ قرآن، بعد نماز ظہر اصلاحی بیان اور عصر کی نماز کے بعد درسِ حدیث جیسے موضوعات پر بیانات کا انعقاد ہوتا ہے۔

(د) تحریکی وخصوصی سرگرمیاں:

ادارہ ہذا میں تنظیم اسلامی کے تحت مختلف مشاورتی وتربیتی مجالس کا انعقاد ہوتا ہے۔ جن میں اجتماعات اسرہ، نقباء و معاونین اجتماع، ماہانہ تربیتی اجتماعات، اور فہم دین وغیرہ شامل ہیں تنظیم اسلامی حلقہ کراچی وسطی کے تحت سہ ماہی تربیتی اجتماع اور امراء و معاونین اجتماع وغیرہ کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

2. شعبۂ کتب خانہ (قرآن لائبریری):

ادارے کے تحت ایک کتب خانہ بھی موجود ہے جس میں مختلف موضوعات پر مشتمل کتب کی مناسب تعداد موجود ہے جس سے ادارے کے اساتذہ اور باہر سے آنے والے دیگر حضرات مستفید ہوتے ہیں۔ لائبریری میں اس وقت ٹیگنگ کا کام جاری ہے اور تقریباً موجودہ کتب کی کل تعداد 1000 ہے۔

3. مسجد جامع القرآن

(الف) نمازِ جمعہ:

مسجد جامع القرآن میں خطابِ جمعہ کی صورت میں ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں خطابت کی ذمہ داری مدیر ادارہ ادا کرتے ہیں۔ اجتماعِ جمعہ میں تقریباً 400 سے 450 افراد نماز ادا کرتے ہیں۔ یہ اجتماع بڑے پیمانے پر منبر و محراب سے اعلاء کلمۃ اللہ کی آواز بلند کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

(ح) مجالسِ نکاح:

مسجد جامع القرآن میں مجالسِ نکاح کا انعقاد بھی تواتر سے جاری رہتا ہے۔ جن میں خطبۂ نکاح کی وضاحت پر مشتمل دعوتی واصلاحی بیان بھی شرکاء کے سامنے رکھا جاتا ہے۔

(ب) خلاصہ مضامین قرآن:

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں تراویح کے ساتھ خلاصہ مضامین قرآن کی محفل بھی مسجد کی پرنور فضا میں ہر سال منعقد کی جاتی ہے۔ ہر سال اوسطاً 100 سے 150 حضرات وخواتین خلاصہ مضامین قرآن کی اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔

(ج) اعتکاف:

مسجد جامع القرآن میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں علاقہ مکین افراد کے لئے اعتکاف کا انتظام بھی موجود ہے، اس اعتکاف میں معتکفین حضرات نہ صرف شب بھر قرآن مجید کے ذریعے اپنے ایمان کی آبیاری فرماتے ہیں بلکہ دن کا بھی اکثر و بیشتر حصہ مسجد انتظامیہ کی جانب سے منعقد کیے جانے والے تربیتی کورسز میں شریک ہو کر بنیادی دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ معتکفین کی تعداد اوسطاً 10 سے 15 رہتی ہے۔

4. شعبۂ مدرسۃ البنین

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر کے زیر اہتمام مدرسۃ البنین (برائے قاعدہ و ناظرہ) کا قیام 2016ء میں عمل میں آیا اور الحمدللہ تاحال بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے یہ شعبہ اپنی خدمات بہترین طریقے سے ادا کر رہا ہے۔ مدرسہ میں بچوں کو قاعدہ اور ناظرہ قرآنِ حکیم کی تعلیم کے ساتھ بنیادی دینی تعلیمات سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے۔ جن کا تعلق طہارت، نماز، معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات و آداب سے ہے۔ قرآنِ کریم کی تعلیم باقاعدہ قواعدِ تجوید کے ساتھ ہوتی ہے اور اخلاقی تربیت کے لیے ہفتہ وار لیکچر کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچوں کی تعلیمی اور انتظامی پیش رفت سے والدین کو مطلع کیا جاتا ہے، اس کے لیے سالانہ امتحانات، ششماہی امتحانات اور ہر ماہ ٹیسٹ کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس کی باقاعدہ رپورٹ والدین کو ارسال کی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں ان بچوں کے والدین کے ساتھ ماہانہ بنیادوں پر درس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

5. شعبۂ خواتین

معاشرے کی صحیح خطوط پر تربیت اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس میں خواتین کو شریک نہ کیا جائے۔اس ضرورت کے پیش نظر ادارہ میں شعبہ خواتین قائم ہے۔اس شعبہ کی اولین ذمہ داری رجوع الی القرآن کورس میں شریک خواتین کی نگرانی اور معاونت ہے مزید برآں وقتاً وقتاً خصوصی دینی محاضرات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اور بچیوں کے لئے بھی خصوصی طور مختصر تربیتی کورس کا باقاعدہ انعقاد ہوتا ہے۔

6. شعبۂ مکتبہ

بانیٔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تحریروں اور بیانات سے استفادہ کے لیے ادارے کے تحت ایک مکتبہ بھی موجود ہے جس میں بانیٔ محترم کے علاوہ انجمن کے دیگر مدرسین کی کُتب، میموری کارڈز اور USBs وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں۔جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں مکتبہ لگایا جاتا ہے جس میں یہ کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ رمضان المبارک اور دیگر تقریبات میں خصوصی مکتبہ لگایا جاتا ہے۔مزید برآں مکتبہ کے تحت قرآن فہمی کورس اور دیگر حلقات و دورات کی نصابی کتب وغیرہ کی فراہمی بھی کی جاتی ہے۔

7. شعبۂ اطلاعاتی تکنیکات (IT)

اس شعبہ کے تحت قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں موجود کمپیوٹرز، سرورز، ملٹی میڈیا، پرنٹرز، اسکینرز، فوٹو کاپی مشین، بایو میٹرک Attendance ڈیوائسز، UPS، نیٹ ورک سوئچ، وائی فائی راؤٹرز اور دیگر آلات وغیرہ کی دیکھ بھال اور مرمت وغیرہ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ تمام کمپیوٹرز پر درکار سافٹ ویئرز کی انسٹالیشن، نیٹ ورک مینجمنٹ مع ٹربل شوٹنگ اور انٹرنیٹ کی ہمہ وقت بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنانا بھی اسی شعبہ کا کام ہے۔مزید برآں مسجد اور اکیڈمی میں نصب ساؤنڈ سسٹم کی دیکھ بھال اور مرمت بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔

8. شعبۂ انتظامی اُمور

شعبہ انتظامی اُمور کے تحت ادارہ کی صفائی ستھرائی، بعام گاہ، نکاح، جمعہ و دیگر تقریبات کے انتظامات، سیکیورٹی کے انتظامات کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔

9. شعبۂ تعمیر و مرمت

یہ شعبہ اکیڈمی اور مسجد کی تعمیر و مرمّت کے علاوہ ہر چھوٹے بڑے سامان بشمول الیکٹرک و الیکٹرانک آلات کی Maintenance کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس تمام دینی مساعی میں اخلاص پیدا فرما کر تمام وابستگانِ ادارہ کے لیے آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنائے۔آمین!

علم کی فضیلت، اہمیت اور ضرورت

عاطف محمود

اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب تخلیق کیا تو پہلے ان کا خاکی وجود بنایا پھر اس کے بعد ان میں اپنی روح میں سے پھونکا اور فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدم کو زمین میں خلافت دینے والا ہوں جس پر فرشتوں نے کہا کہ ہم آپ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے والے ہیں۔ گویا وہ کہنا چاہتے تھے کہ جس مقصد کے لیے آپ نے آدم کو پیدا کیا ہے وہ مقصد تو ہم پورا کر ہی رہے ہیں، لیکن اللہ رب العزت نے جواب دیا کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ پھر اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام بتادیے اور فرشتوں سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، تب اللہ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام نے ان تمام اشیاء کے نام فرشتوں کو بتادیے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، اس حکم کو سنتے ہی تمام فرشتے سجدے میں گر گئے لیکن ابلیس نے سجدہ سے انکار کر دیا اور راندہ درگاہ ہوا۔ اس واقعہ سے حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت تمام فرشتوں پر ثابت ہوتی ہے اور اس کی ایک اہم وجہ جو قرآن حکیم سے معلوم ہوتی ہے وہ علم میں فرشتوں سے برتر ہونا ہے چنانچہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْـهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ (سورۃ البقرۃ 33)

اللہ نے کہا آدم تم اِن کو اُن چیزوں کے نام بتادو چنانچہ جب اس نے اِن کے نام ان کو بتادیے تو اللہ نے (فرشتوں سے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہوں؟ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو مجھے اس سب کا علم ہے۔

ان آیات کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت آدم کو ہر ایک چیز کا نام مع اس کی حقیقت اور خاصیت کے اور نفع اور نقصان کے تعلیم فرمادیا اور یہ علم ان کے دل میں بلاواسطہ القاء کر دیا کیونکہ بدون اس کمال علمی کے خلافت اور دنیا پر حکومت کیونکر ممکن ہے اس کے بعد ملائکہ کو اس حکمت پر مطلع کرنے کی وجہ سے ملائکہ سے امور مذکورہ کا سوال کیا گیا اگر تم اپنی اس بات میں کہ تم کار خلافت انجام دے سکتے ہو، سچے ہو تو ان چیزوں کے نام واحوال بتاؤ لیکن انہوں نے اپنے عجز و قصور کا اقرار کیا اور خوب سمجھ سے کہ بدون اس علم عام کے کوئی کار خلافت زمین میں نہیں کر سکتا اور اس علم عام سے قدر قلیل ہم کو اگر حاصل ہوا بھی تو اتنی بات سے ہم قابل خلافت نہیں ہو سکتے۔ یہ سمجھ کر کہہ اٹھے کہ تیرے علم و حکمت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے بعد حضرت آدم سے جو تمام اشیائے عالم کی نسبت سوال ہوا تو فر فر سب امور ملائکہ کو بتادیے کہ وہ سب بھی دنگ رہ گئے، اور حضرت آدم کے احاطہ علمی پر عش عش کر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے فرمایا کہ کہو ہم نہ کہتے تھے کہ ہم جملہ مخفی امور آسمان و زمین کے جاننے والے ہیں اور تمہارے دل میں جو باتیں مکنون ہیں وہ بھی سب ہم کو معلوم ہیں۔ فائدہ۔ اس سے علم کی فضیلت عبادت پر ثابت ہوئی دیکھئے عبادت میں ملائکہ اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ معصوم، مگر علم میں چونکہ انسان سے کم ہیں اس لیے مرتبہ خلافت انسان ہی کو عطا ہوا اور ملائکہ نے بھی اس کو تسلیم کر لیا اور ہونا بھی یوں ہی چاہیے کیونکہ عبادت تو خاصہ مخلوقات ہے خدا کی صفت نہیں، البتہ علم خدائے تعالیٰ کی صفت اعلیٰ ہے اس لئے قابل خلافت یہی ہوئے کیونکہ ہر خلیفہ میں اپنے مستخلف عنہ کا کمال ہونا ضروری ہے"۔

اس ایک واقعہ سے علم کی اہمیت وفضیلت بالکل نکھر کر سامنے آجاتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ زمین میں خلافت کے لیے سب سے اہم اور ضروری چیز علم ہے۔اسی طرح قرآن حکیم کی کئی آیات سے علم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المجادلۃ میں ارشاد فرماتے ہیں:

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (سورۃ المجادلۃ 11)

اللہ بلند فرمادے گا ان لوگوں کے درجات جو تم میں سے واقعی ایمان والے ہیں اور جن کو حقیقی علم عطا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل علم عام اہل ایمان سے سات سو گنا زیادہ درجات کے حامل ہوتے ہیں اور ہر درجہ کے مابین بھی پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔گویا اہل علم قیامت کے دن انتہائی بلند درجات پر فائز ہوں گے۔اسی طرح اللہ رب العزت سورۃ الزمر کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (سورۃ الزمر 9)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ کہہ دیجیے کہ کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے؟ حقیقی نصیحت اور سبق تو وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

علم کی اہمیت وفضیلت کو رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنے اقوال سے نہایت خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهِ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْأَرْضِ وَالْحِیتَانُ فِی جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِیَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِینَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (سنن ابی داؤد)

"جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں اور فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے زمین وآسمان کی تمام چیزیں استغفار کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں۔عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں اور انبیاء اپنی وراثت میں درہم ودینار چھوڑ کر نہیں جاتے بلکہ علم کو چھوڑ کر جاتے ہیں تو جو اس علم میں سے حاصل کرتا ہے گویا وہ بہت بڑا حصہ پالیتا ہے"۔

یہ بات ہم جانتے ہیں کہ قرآن حکیم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں لیکن یہ بات شاید ہم سے اکثر نہ جانتے ہوں کہ قرآن حکیم کی ایک آیت کو سمجھ لینا سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

یَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آیَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، خَیْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّیَ مِائَةَ رَكْعَةٍ (سنن ابن ماجہ)

اے ابوذر! قرآن مجید کی ایک آیت کو سیکھنے کے لیے نکلنا تمہارے لیے سو رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

یہ بات تو بالکل واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ بہر حال نوافل کے مقابلے میں علم حاصل کرنا افضل ہے جیسا کہ ہم نے قصہ آدم وابلیس میں بھی دیکھ لیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت علم ہی کی بنیاد پر دی گئی جب کہ فرشتے عبادت میں انسانوں سے افضل ہیں۔اسی طرح ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فقیہ واحد أشد علی الشیطان من ألف عابد   (سنن ترمذی)

ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم، شیطان پر ایک ہزار عبادات گزاروں کے مقابلے میں بھاری ہے۔

مراد یہ ہے کہ ایک عالم کیونکہ دین کا صحیح علم و شعور رکھتا ہے لہذا وہ شیطان کے حملوں کا شکار آسانی سے نہیں ہو سکتا جب کہ ایک عبادت گزار صرف اپنی عبادت کو صحیح جانتا ہے اور دین کا علم گہرائی کے ساتھ نہیں جانتا لہذا وہ شیطان کے حملوں کا زیادہ شکار ہو سکتا ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم   (سنن ابن ماجۃ)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنا فرض ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کون سا علم مراد ہے؟ اور کتنا علم مراد ہے؟ کیونکہ علم کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ علماء اس کا خلاصہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ علم جو زندگی گزارنے کے لیے ناگزیر ہے اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے اس کا تعلق دنیاوی امور سے ہو یا اس کا تعلق دینی امور سے ہو۔ اور ہر وہ کام جو کسی پر فرض ہو تو اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہو جاتا ہے کیونکہ بغیر صحیح علم کے وہ کام درست سرانجام نہیں دیا جاسکتا، لہذا جس پر نماز فرض ہے تو اس پر اس کا اتنا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے کہ جس کے ذریعے سے وہ اپنی نماز کو درست طور پر ادا کر سکے۔ یہ صرف ایک مثال سمجھانے کے لیے دی گئی ہے اب تمام معاملات دینیہ اور دنیویہ کو اس کے ذریعے سے سمجھ لینا آسان ہو گا کہ ہر وہ کام جو کسی پر فرض ہے تو اس کا علم حاصل کرنا بھی اس پر فرض ہونا چاہیے، وہ عقائد ہوں عبادات ہوں یا معاملات ہوں یا دنیاوی امور سے متعلق کوئی کام ہو۔

قرآن حکیم اور احادیث نبویہ میں علم کی جو فضیلت اور اہمیت وارد ہوئی ہے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی کہ بہر حال اس سے اصلاً قرآن و سنت کا علم مراد ہے ۔اللہ رب العزت نے سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی چار آیات میں چوٹی کی چار چیزوں کا تذکرہ کچھ اس طرح سے کیا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ   (سورۃ الرحمٰن 1-4)

وہ رحمٰن ہی ہے جس نے قرآن مجید کی تعلیم دی اسی نے انسان کو پیدا کیا اسی نے اس کو بیان کرنا سکھلایا۔

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تشریح میں فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رب العزت نے ان چار آیات میں چوٹی کی چار چیزوں کا تذکرہ کیا ہے۔ سب سے پہلے اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں سے چوٹی کا نام الرّحمن کا تذکرہ کیا کیونکہ جملہ مخلوقات اللہ کی صفت رحمت کی سب سے زیادہ محتاج ہے۔ اسی طرح علوم میں سب سے چوٹی کا علم قرآن حکیم کا ہے چنانچہ اس کا ذکر کیا پھر اللہ رب العزت کی بے شمار مخلوقات ہیں لیکن ان میں سے چوٹی کی مخلوق جسے اشرف المخلوقات بھی کہا جاتا ہے کا تذکرہ کیا مزید یہ کہ انسان کے اندر کئی صلاحتیں ہیں لیکن ان میں اس کی اہم ترین صلاحیت جو اسے دیگر مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے یعنی بولنے کی صلاحیت اس کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب ان آیات کے بعد ایک حدیث بیان فرماتے تھے، خیرکم من تعلم القرآن و علمه (بخاری) ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور اسے دوسروں کو سکھائے''۔ پھر ڈاکٹر صاحب اس کا نتیجہ یہ بیان فرماتے تھے کہ یہ انسان کو جو قوت گویائی اللہ رب العزت نے دی ہے اس کے کئی استعمالات ہو

سکتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی لیکن اس کا سب سے اعلیٰ مصرف یہ ہے کہ اسے اللہ رب العزت کے کلام یعنی قرآن حکیم کو سمجھنے اور سمجھانے، سیکھنے اور سکھانے، پڑھنے اور پڑھانے کے لیے استعمال کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس امت کے زوال اور اس کی زبوں حالی کا تجزیہ کرتے ہوئے اس کا نتیجہ بھی یہی بیان فرماتے تھے کہ امت مسلمہ کا تعلق بحیثیت مجموعی اس قرآن حکیم سے کمزور پڑ گیا ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تعلق کو مضبوط کیا جائے چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس کے لیے دو کام کیے ایک عوامی دروس قرآن کا اہتمام فرمایا دوسرا ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کا آغاز فرمایا۔ پہلے کام کا تذکرہ اس سے پہلے مضمون میں کافی تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے چنانچہ دوسرے حصے کی تفصیل کچھ یوں ہے، حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی بنیادی دینی و دنیوی زندگی گزارنے کے لیے بنیادی علم کا حصول ناگزیر بلکہ فرض عین ہے اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کی داغ بیل ڈالی، جس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے حضرات و خواتین جو کسی حد تک عصری تعلیم حاصل کر چکے ہوں انہیں عربی زبان کے بنیادی قواعد اور ان بنیادی علوم سے آراستہ کر دیا جائے جو قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے اور فہم دین کے حصول کے لیے ضروری ہیں تاکہ یہ حضرات و خواتین اپنی اور معاشرے کی اصلاح کے لیے داعیانہ کردار ادا کر سکیں۔ اس کورس کے تحت عربی گرامر، ناظرہ قرآن حکیم و تجوید، مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب، بیان القرآن، حدیث و سنت، سیرت النبی ﷺ عقیدہ و فقہ اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا مطالعہ کروایا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دنیاوی علوم اور زبانیں سیکھنے کے لیے ہم میں سے اکثریت زندگی کا بڑا حصہ لگا دیتی ہے اور جس سے کوئی بڑا مقصد حاصل نہیں ہوتا سوائے یہ کہ زندگی گزارنے اور اسے بنانے اور سنوارنے کا موقع ملتا رہتا ہے، جب کہ ایک مسلمان کا اصل اور حقیقی مسئلہ دنیا نہیں بلکہ آخرت کی زندگی کا ہے چنانچہ ہمیں اب اللہ رب العزت کے کلام کی زبان سیکھنے اور دینی علوم کو حاصل کرنے کے لیے بھی اپنی زندگی میں سے کچھ حصہ ضرور نکالنا چاہیے تاکہ کل قیامت کے دن اللہ رب العزت کے حضور جب حاضر ہوں تو شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دراصل دنیاوی زندگی کو بنانے، سنوارنے اور اس میں آسودگی اور خوشحالی حاصل کرنے کے لیے بلاشبہ دنیاوی علوم بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ہمارے مشاہدے میں یہ بات آتی رہتی ہے کہ انسان اپنی محنت، لگن، صلاحیت اور اپنی انتھک محنت اور جانفشانی سے اس دنیا میں اعلیٰ مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ جسے دیکھ کر معاشرہ رشک کرتا ہے۔ لیکن اس فانی اور عارضی دنیا میں انسان کتنا ہی اعلیٰ مقام حاصل کر لے، شہرت و عظمت کے بام عروج پر جا پہنچے۔۔ اس کی شخصیت غیر متوازن ہی رہتی ہے۔ سب کچھ حاصل کر کے بھی انسان اپنے اندر ایک خلا محسوس کرتا ہے، جس کی حقیقت وہ خود بھی نہیں جانتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو معاشرہ کے ممتاز ترین لوگ خود کشیاں کر کے اپنی زندگی سے ہاتھ نہ دھوتے، انسانی تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ اصل میں اس دنیا میں جو شخص جتنا صاحب ثروت ہوتا ہے، اتنا ہی وہ اندر سے کمزور اور سہما سہما رہتا ہے۔ ایک انجانا سا خوف اس کے اندر سرایت کیے ہوتا ہے۔ مادی زندگی کی خوشحالی کا یہ خاصّہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیم انسان کو بتاتی ہے کہ اس فانی دنیا میں اس کو بھیجنے کا اس کی تخلیق کا اصل مقصد و مدعا کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات ۵۶)

''اور ہم نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کے لیے''

تخلیقِ انسان کا مقصد اس وقت واضح ہوتا ہے جب انسان قرآن وسنت کی الہامی تعلیمات سے خود فیض یاب ہونے کی سعی وجہد کرتا ہے۔ سکون وراحت والی زندگی دینی تعلیمات پر اپنی زندگی استوار کرنے پر منحصر ہے، ورنہ دنیاوی زندگی کو ہی اپنی زندگی کا مرکز و محور بنالینا، اور دین سے دوری اور قرآن وسنت کی تعلیمات سے غفلت و بے اعتنائی، انسان کی دنیا بھی کھوٹی کرتی اور آخرت میں بھی ہر طرح کی محرومی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ راستے کا صحیح تعین اسی وقت ہو سکتا ہے جب اپنی منزل کا شعور حاصل ہو۔ اس لیے کہ سرا گم ہو جائے تو ڈور کو سلجھانا مشکل ہو جاتا ہے۔ چناں چہ انسان اگر کوشش کرے اور اپنے اطراف اکناف کا جائزہ لے تو دین سیکھنے، اس کا صحیح فہم حاصل کرنے اور اس پر عمل کر کے اپنی دنیاودین سنوارنے کے کئی مواقع اسے میسر رہ سکتے ہیں۔ صرف اخلاصِ نیت، ارادہ اور اس کی سعی وجہد لازمی ہے۔ ارشادِ ربّانی ہے:

لیس الانسان الا ما سعی (انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے) (النجم) اور اس کے لیے ایک بہترین موقع انجمن خدام القرآن کی طرف سے رجوع الی القرآن کورس نعمت مترقبہ ہے۔

ان شاءاللہ العزیز رجوع الی القرآن کورس رمضان المبارک کے بعد شروع ہونے جا رہا ہے تمام حضرات وخواتین کو اس حوالے سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے اور اس کورس کے لیے وقت نکال کر اس میں شرکت ضرور کرنی چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیں اس عظیم کام کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جانب سے خاص فضل وعنایت اور آسانی کا معاملہ فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

رجوع الی القرآن کورس کا 31 مئی 2021 سے آغاز

خوف ورِجا اور حیات انسانی

راحیل گوہر صدیقی

خوف بسا اوقات انسان کے ذہن اور اس کے عمل پر دہرا اثر ڈالتا ہے۔ اگر خوف حد سے تجاوز کر جائے تو مایوسی، ناامیدی اور زندگی سے بے زاری کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان زندگی کے ہر مقام پر پسپائی اختیار کرنے لگتا ہے اور معاشرے میں عضو معطل اور غیر فعال بن کر رہ جاتا ہے۔ دنیاوی اعتبار سے بھی انسان کا یہ طرزِ عمل اسے ناکامیوں اور شکست خوردگی سے ہمکنار کرتا ہے اور بعض اوقات خوف کی یہ شدت اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی شانِ غفاری سے بدگمانی کا باعث بنتی ہے، اور انسان دل برداشتہ ہو کر اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جسے کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اگرچہ خوف، بھوک اور مادی وسائل سے محرومی تو خود خالق کائنات نے انسان کی آزمائش کا ایک ذریعہ بیان فرمایا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

ترجمہ: "اور دیکھو ہم تمہیں آزمائیں ضرور (کبھی) خوف سے اور (کبھی) بھوک سے، اور (کبھی) مال وجان اور پھلوں کی کمی کر کے اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنا دو۔ یہ وہ لوگ ہیں جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سب اللہ ہی کے ہیں، اور ہم کو اللہ ہی کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے خصوصی عنایتیں ہیں، اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں۔" (البقرہ)

اگر کوئی انسان یہ چاہے کہ اس دنیا میں اس کے ساتھ پیچ وخم نہ آئیں، نشیب وفراز نہ آئیں، بادِ سموم کے جھونکے اس کے جسم سے مس نہ ہوں، فرحت بخش، عطر بیز اور قلب وذہن کو تروتازہ کرنے والی ہوائیں اس کے وجود کو مشک بار کرتی رہیں --- تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس نے اس زندگی کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں، یا پھر وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔ دنیا کی یہ زندگی پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں بھرا بستر ہے، اسی لیے تو غالب نے کہا تھا:

قیدِ حیات وبند وغم اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں!

ہر انسان میں دو قسم کی خواہشات پائی جاتی ہیں، اس کی کچھ خواہشات حقیقت پر مبنی ہوتی ہیں اور کچھ غیر حقیقت پسندی پر! چوں کہ حقیقت پسندی پر مبنی خواہشات کی تسکین ممکن ہے، اس لیے ان کی وجہ سے مایوسی پیدا نہیں ہوتی۔ جبکہ اس کے برعکس دوسری خواہشات کی تسکین ممکن نہیں، وہ اکثر تشنہ ہی رہتی ہیں اس لیے ایسی خواہشات کا حامل شخص اس کی تسکین نہ ہونے کی بنا پر مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذہن میں جس قدر زیادہ غیر حقیقت پسندی پر مبنی خواہشات ہوں گی، وہ اسی قدر زیادہ مایوسی میں مبتلا ہو گا۔

اس مایوسی اور دل شکنی کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ انسان اگر خوف آخرت اور اللہ کے سامنے جوب دہی کی فکر سے آزاد ہو جائے تو پھر اسے گمراہی سے کوئی نہیں روک سکتا، پھر اس کے لیے سرکشی اور گناہ کا ہر دروازہ کھلتا چلا جاتا ہے۔ انسان کی زندگی میں سکون وراحت، ٹھیراؤ اور اطمینان اس کے فکر وعمل میں توازن و

اعتدال سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ زندگی کے کسی بھی معاملے اور رویے میں افراط و تفریط اس کی زندگی میں انتشار واضطراب کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو خوف کے ساتھ "رِجا" یعنی امید کا احساس بھی ذہن میں مستحضر رہے تو زندگی کے گہرے سمندر میں تلاطم برپا نہیں ہوتا اور زندگی کی ڈور کبھی الجھنے نہیں پاتی۔ ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "وہ جو رات کے وقت زمین میں پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار سے رحمت کی امید رکھتا ہے۔" (سورۃ الزمر)

مذکورہ بالا آیت میں ایک ایسے انسان کا طرزِ عمل بیان ہوا ہے جو رات کو جاگ کر اپنے اللہ کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے، اس کے دل میں خوف آخرت کے ساتھ اللہ کی رحمت و مغفرت کا سہارا بھی ہوتا ہے، اور یہی ایک متوازن فکر کے حامل شخص کی پہچان ہے۔ انسان کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی حیات دنیوی میں دو انتہاؤں کے درمیان اس طرح زندگی گزارے کہ خوف اور رجا کا شعوری احساس ہر لمحے اس کے پیش نظر رہے۔ اگر کوئی خطا سرزد ہو جائے تو اس پر مواخذہ سے لرزاں و ترساں رہے اور فوری توبہ کر کے اس امید پر دل کی ڈھارس بندھائے کہ اللہ بہت غفور اور رحیم ہے، وہ میری خطا کو معاف کر دے گا، یہی طرزِ عمل راستی کہلاتا ہے۔ رسول مکرم ﷺ نے بھی انسان کو اللہ کی ذات سے پر امید رہنے اور اس کی شانِ غفاری پر کامل یقین رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں:

مفہوم: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس رہتا ہوں۔" (ترمذی)

یعنی بندہ جیسی اللہ سے امید رکھتا ہے اللہ اس کے مطابق ہی فیصلہ فرماتا ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا بندے کے حق میں سود مند ہے۔ یاس و ناامیدی اور بے خوفی اور سرکشی انسان کو توازن کی روش سے دور کر دیتی ہے اور یہ اس کی بقا و سلامتی کے لیے نقصان دہ عمل ہے۔

امام راغب اصفہانی "مفردات القرآن" جلد اول میں لکھتے ہیں:

(اللہ تعالیٰ سے ڈرنے) کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ جس طرح شیر کے دیکھنے سے انسان ڈر محسوس کرتا ہے۔ اسی قسم کا رعب اللہ تعالیٰ کے تصور سے انسان کے قلب پر طاری ہو جائے، بلکہ خوف الٰہی کے معنی یہ ہیں کہ انسان گناہوں سے بچتا رہے اور اطاعت کو اختیار کرے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جو شخص گناہ ترک نہیں کرتا ہو، "خائف" یعنی اللہ سے ڈرنے والا نہیں۔" حقیقت یہ ہے کہ انسان کے دل میں کبھی بھی دو خوف جمع نہیں ہو سکتے۔ دل میں دنیا کا خوف غالب آئے گا تو اللہ کا خوف دل سے نکل جائے گا، اور اگر اللہ کا خوف اور ایک دن اس کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے اعمال کا جواب دینے کا تصور گہرا ہو تو دنیا اور اس کی ہر شے کا خوف جاتا رہے گا۔ اور اس کا ایک اچھا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔" (سورۃ الرحمٰن)

گویا جب انسان کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہو جائے تو اس کا ہر قدم اسی راہ میں اٹھتا ہے جس میں رب کی رضا شامل ہوتی ہے اور رب کی رضا ہی انسان کو جنت کا حقدار بناتی ہے، پھر اسے کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم! جو لوگ خوفِ خدا سے غافل ہو کر زندگی گزارتے ہیں وہ اپنی ذات کو بھی فراموش کر بیٹھتے ہیں، ان کے اندر یہ احساس ہی باقی نہیں رہتا کہ ان کے اس دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ اور ان کی زندگی کی اصل غرض و غایت کیا ہے؟؟۔ سورۃ الاعراف میں ایسے انسانوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے:

ترجمہ: "ان کے پاس دل ہیں جن وہ سمجھتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے پاس کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں۔ وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں، بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔"

اصل مجاہد وہ ہے جو اپنے رب کی راہ میں نفس سے جہاد کرے۔ ایک بار اللہ کے رسول ﷺ نے (میدانِ جنگ سے واپسی کے موقع پر) فرمایا، مفہوم:

"ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف پلٹ آئے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ جہاد اکبر کیا ہے،؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "آگاہ رہو وہ نفس کے خلاف مجاہدہ ہے۔"

آج ہر شخص ان گنت مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ سکون نہ گھر میں ہے نہ گھر سے باہر۔ اس بے سکونی اور اللہ سے بے خوفی کی وجہ سے ہر شخص مشتعل ہے، غصہ ہر ایک کی ناک پر دھرا ہے، ہر ایک آپے سے باہر اور معمولی معمولی باتوں پر لڑنے مرنے پر آمادہ ہے۔ مادی وسائل، تعیشات اور دنیاوی آسائشوں کے حصول کے باوجود ہر انسان دکھی ہے، زندگی سے بے زار لگتا ہے۔ آپس میں محبتیں ختم ہوتی جا رہی ہیں، رنجشوں اور عداوتوں نے دلوں کو اجاڑ دیا ہے۔ خود کشی کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے مگر کچھ ہی عرصے میں طلاق پر نوبت پہنچ جاتی ہے۔ رشتے کچے دھاگوں کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں اور خاندان بکھر جاتے ہیں۔ بقول عبید اللہ علیم

خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی

لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی

آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ اس کا سیدھا سا جواب یہی ہے کہ ہم نے اپنی زندگی کو اپنے خود ساختہ اصولوں پر گزارنے کا رویہ اپنایا ہوا ہے، اللہ تعالی کی ذات کو اور اس کے خالق و مالک ہونے کے یقین کو یکسر بھلا دیا ہے۔ یہی انسانوں کی کھوکھلی زندگی کا شاخسانہ ہے۔ "المومن بین الخوفِ والرجاء"، یعنی خوفِ خدا اور اللہ کی رحمت کی امید، یہ دونوں شامل حال ہوں تو راحت و اطمینان والی زندگی میسر آ سکتی ہے، اس کے علاوہ دوسرا کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں!

حکمت و دانش

ہمارا ایمان ہے کہ اس دنیا میں کوئی واقعہ اور کوئی حادثہ بلا وجہ نہیں ہوتا، ہر حادثہ کے پیچھے ظاہری اسباب و عوامل کا ایک طویل سلسلہ ہوتا ہے، اسی طرح ہمارا عقیدہ ہے کہ دنیا کا ہر حادثہ اپنے پہلو میں عبرت و موعظت کا ایک عظیم الشان درس لے کر آتا ہے۔ یہاں ہر ٹھوکر سنبھلنے کے لیے لگتی ہے اور ہر سانحہ بیدار کرنے کے لیے آتا ہے۔ زندگی کے پر پیچ راستوں پر وہی قومیں ترقی کی منزلیں طے کر سکتی ہیں جو ٹھوکریں کھا کر سنبھلنے کا ہنر جانتی ہوں اور ان کے سینوں میں اپنی شکست کو ایک اتفاقی حادثہ قرار دینے کے بجائے اپنی خام کاریوں کا فطری نتیجہ سمجھنے کا حوصلہ ہو۔ (بحوالہ: اسلام اور سیاستِ حاضرہ از مفتی محمد تقی عثمانی)

بچوں کی تعلیم و تربیت ایک اہم مسئلہ

حافظ محمد اسد

ماہرین کہتے ہیں کے انسان کی اصل شخصیت بچپن میں ہی بن جاتی ہے اور بچپن جو اثرات ذہن پر چھوڑتا ہے وہ مستقل اور پائدار ہوتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق بچوں کی مثبت یا منفی تعمیر کا 80 فیصد حصّہ ابتدائی کچھ سالوں میں مکمل ہوتا ہے۔ اور اس کی آئندہ زندگی انہی محاسن و معائب کا عکس ہوتی ہے۔ پھر گھر سے باہر کا ماحول جس میں بچے کی نشست و برخاست ہوتی ہے اس کے اچھے یا مضر اثرات بھی اس کے کردار و عمل کی تعمیر و تخریب میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہیں خطرات کے پیش نظر اہل و عیال کی تربیت کی جو ہدایت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمائی وہ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

اے ایمان والو تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ۔

یہ کون سی آگ ہے جو مجھے اور آپ کو نظر نہیں آرہی جو چہار سو پھیلی ہوئی ہے جو ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو تباہ کرنے کا باعث بن سکتی ہے یہ اسی طرح ہے جیسے کسی نابینا شخص کو آپ کتنے ہی دلائل دیں کہ یہ دنیا بڑی حسین و جمیل ہے بڑی پُرکشش ہے لیکن وہ یقین نہیں کرے گا کیونکہ اس بیچارے کو نظر نہیں آتا یہی حال ہمارا ہے کہ ہمارے قلوب پر گناہوں کا زنگ لگ چکا ہے اور ہماری بصارت پر غفلت کے پردے پڑ گئے ہیں اس لیے ہمیں وہ آگ نظر نہیں آرہی جس سے بچنے کا حکم خالق کائنات نے ہمیں دیا ہے۔

ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے نیک ہوں فرماں بردار ہوں تو اس کے لیے پہلے اُن کو خود اپنے معاملات کی اصلاح کرنی ہو گی اور اپنا طرز زندگی بدلنا ہو گا۔ جہاں تک والدین کی ذمہ داری کا تعلق ہے تو وہ اسی دن سے شروع ہو جاتی ہے جس دن والدین رشتہ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں ہمارے پیارے رسول ﷺ نے تعلق زن و شو سے پہلے جو دعائیں سکھائی ہیں اس میں اولاد کے شیطان لعین سے بچنے کی دعاء اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے پناہ طلب کی گئی ہے گویا یہ سبق دیا جارہا ہے کہ آنے والے مہمان کی ابھی سے فکر کرنی ہے اور نیک اعمال کرنے ہیں تاکہ اولاد پر ان کے مثبت اثرات مرتب ہوں۔ بچے بڑوں کے نقش قدم پر ہی چلتے ہیں۔ اور برائی ہمیشہ اوپر سے آتی ہے۔

آج کے اس پُرفتن دور میں جہاں مرد حضرات کی معاشی مصروفیات میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے وہیں خواتین کی اولاد کی تربیت کے حوالے سے ذمہ داری بھی بڑھتی جارہی ہے مہنگائی کے اس طوفان عظیم نے اور اچھی سہولیات اور آسائشوں کی چاہ نے مرد کو ایک مشین بنا کر رکھ دیا ہے جس میں خواتین بھی شانہ بشانہ شریک ہونے کی خواہش مند رہتی ہیں جو بچوں کی تربیت میں رکاوٹ بنتی ہے۔ کیونکہ ماں کی گود پہلا مدرسہ ہوتا ہے۔ مگر المیہ یہ ہے کہ اُن کی توجہ کا مرکز و محور صرف بچوں کو مادی سہولیات فراہم کرنا ہوتا ہے تربیت کرنا نہیں ہے۔ ہماری قوم کا ایک اور المیہ یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم پر جتنا زور دیا جاتا ہے اور اس معاملے میں جتنی شدید حساسیت کا مظاہر ہوتا ہے، اس کا 25 فیصد بھی بچوں کی تربیت پر دھیان نہیں دیا جاتا۔ جبکہ تعلیم کے ساتھ مناسب اور صحت مند تربیت بھی لازم و ملزوم ہیں۔

بچوں کی اخلاقی تربیت میں گھر کا ماحول بھی بہت اثر ڈالتا ہے، جیسا کہ اُن کے سامنے جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، میاں بیوی کا آپس میں تلخ کلامی کرنا، بچوں کے سامنے اپنے بڑوں کی عزت نہ کرنا وغیرہ، بالکل مناسب نہیں۔ علاوہ ازیں بچوں کو موبائل، میڈیا، لیپ ٹاپ جیسی لت نہ لگنے دیں ابتدا ہی سے اگر اسے کنٹرول کر لیا جائے تو بہتر ہوتا ہے، اکثر والدین کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جیسے ہی بچہ رونے لگا یا کھانا نہیں کھا رہا تو کارٹون دیکھنے بٹھا دیا جاتا ہے۔ یاد رکھیں یہ طبّی لحاظ سے بھی نقصان دہ ہے مزید یہ کہ کارٹونز اور بچوں کے ڈرامے ہمارے بچوں کے اذہان میں لا مذہبیت کا زہر اگل رہے ہیں، یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ اسلام مخالف قوتیں طرح طرح سے چالیں چل رہی ہیں جس کا ہمیں احساس تک نہیں ہو رہا، البتہ اگر اسے ریکارڈ ڈ ویڈیوز جس میں بچوں کو کھیل کے ساتھ ساتھ کچھ اخلاقیات وغیرہ کا درس دیا گیا ہو تو وہ دکھائی جا سکتی ہیں۔ اسلام صحت مند تفریح پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ دائرہ اخلاق میں رہتے ہوئے ہر قسم کی تفریح، کھیل کود اور تعمیری فن و ثقافت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ لیکن غیر اخلاقی، حیا سوز اور بچوں کے ذہن کو پراگندہ کرنے والے پروگرامز اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور اس کے مزاج کے یکسر خلاف ہیں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایک بہترین طریقہ اُنھیں سنتوں پر عمل کا پابند کروانا ہے مثلاً جب کھانے کا وقت ہو تو آپ اُنھیں بتائیں کے ہمارے پیارے رسول ﷺ یہ دعاء پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے کھانا تناول فرمایا کرتے تھے، سونے سے پہلے اور جاگنے کے وقت فلاں عمل کرتے تھے اسی طرح موقع بہ موقع بچوں کی حرکات و سکنات کو سنت رسول ﷺ سے جوڑنے کی کوشش کرتے رہیں حتّٰی کے جب بچہ مسکرائے تو اس کو بتائیں کے مسکرانا بھی صدقہ ہے، خوشبو لگانا، سرمہ لگانا یہ بھی سنت رسول ﷺ ہے جب مدرسہ پڑھنے بھیجیں تو علم کے راستے میں چلنے کی فضیلت بتائیں۔

آج کل والدین بچوں اور خاص طور پر بچیوں کے لباس کے انتخاب کے معاملے کو سنجیدہ نہیں لیتے، مغربی تہذیب سے متاثر لوگوں کے معیار زندگی کو اپنے لیے فخر سمجھتے ہیں جب کوئی توجہ دلائے تو کہتے ہیں بچوں کو اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا بڑے ہوں گے تو صحیح ہو جائیں گے یہ صرف شیطان کا دھوکہ ہے۔ یاد رکھیں ستر پوشی اور مہذب لباس اور وضع قطع ابتدا ہی سے بچے کی شخصیت کو بنانے میں معاون ہوتے ہیں اور اگر بچپن سے ہی اُن کو مغربی طرز زندگی پر ڈال دیا جائے تو بچے کا پورا ذہنی میلان ہی تبدیل ہو جاتا ہے اور پختگی کی عمر کو پہنچ کر اگر اس سے اسلامی طرز زندگی گزارنے کی توقع کی جائے تو وہ سعی لاحاصل ثابت ہوتی ہے۔

بہت سے والدین یہ سوال پوچھتے ہیں کہ اولاد اگر نہ مانیں تو کیا کریں، بہت سمجھایا سمجھتے ہی نہیں ہیں ہم تو تھک گئے ہیں، تو فرض کیجئے کہ اگر آپ کا بچہ خدا ناخواستہ آگ کی لپیٹ میں آجائے اور وہ آہ و بکاہ کر رہا ہو، کوئی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوتی ہو تب آپ کی کیفیت کیا ہو گی؟ کیا آپ آرام سے بیٹھ جائیں گے؟ کہ چھوڑو اب کوئی فائدہ نہیں، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو گا بلکہ آپ بذات خود آگ میں داخل ہو کر اُسے بچانے کی کوشش کریں گے چاہے آپ کی اپنی جان بھی چلی جائے، تو سوچئے جہنم کی آگ تو اس آگ سے کئی گنا طاقت ور ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں اس آگ سے اپنے بچوں کو بچانے کا حکم بھی دیا ہے پھر بھی ہمیں یقین نہیں ہوتا۔

تربیت کے ضمن میں ایک اور اہم بات یہ کہ بچوں کے درمیان کبھی تقابل نہ کریں خصوصاً اُن کے سامنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تعریف ایسے انداز میں نہ کریں مثلاً "تم بڑے ہو کر اتنے نالائق ہو" "اسے دیکھو یہ تم سے چھوٹا ہے مگر کتنا لائق ہے وغیرہ جیسے جملے کہنا جس سے بچوں میں احساس

کم تری پیدا ہو ہرگز مناسب نہیں۔ بعض خاندانوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بیٹے کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا جاتا ہے اور بیٹی کو بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے جیسے کہ وہ کم تر مخلوق ہے حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے بیٹی کو اللہ کی رحمت کہا ہے جبکہ بیٹی کو بعض گھرانوں میں بوجھ سمجھا جا رہا ہے۔

تربیت اولاد میں ایک لازمی امر یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا جائے چاہے اس کا دورانیہ قلیل وقت کے لیے ہو۔ اور اس میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر ہو، قصص القرآن کی تذکیر، احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا عملی نمونہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کی سیرت کے درخشاں پہلو پر گفتگو کی جائے، سلف صالحین کا طرز زندگی بچوں کے سامنے پیش کیا جائے گا تو اس طرح اُن کی دینی تربیت ہو گی بلکہ اُن کے اخلاق بھی سنور جائیں گے۔

تربیت اولاد کے لیے والدین پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کے دوستوں اور اُن کے ارد گرد رہنے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور حد سے زیادہ لاڈ پیار سے گریز کریں کیونکہ زندگی کے معمولات میں توازن ایک اہم چیز ہے۔ بچوں کے ساتھ ایک مشفق اور مصلح دوست کی طرح برتاؤ کریں، اُن کے مسائل کو سمجھیں، نہ انہیں یکسر بے لگام چھوڑیں اور نہ سختی اور درشتی کا رویہ رکھیں، تو اُمید ہے کہ اس نہج پر کی گئی تربیت اور طرز عمل سے بچے بے راہ روی کی روش اختیار کرنے اور خود سری سے بچ سکتے ہیں۔ زندگی کے تمام معاملات میں خواہ وہ فکری ہوں یا عملی نوعیت کے، توازن و اعتدال ہمارے مذہب کا اخلاقی تقاضا ہے۔ اس طرح کی طرز زندگی میں عافیت بھی ہے اور قلبی سکون بھی۔ اور یہی پہلو بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا سکتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسنِ ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا (سنن ترمذی)

شعبۂ مطبوعات کے تحت آسان عربی گرامر کتاب پرنٹ کی گئی

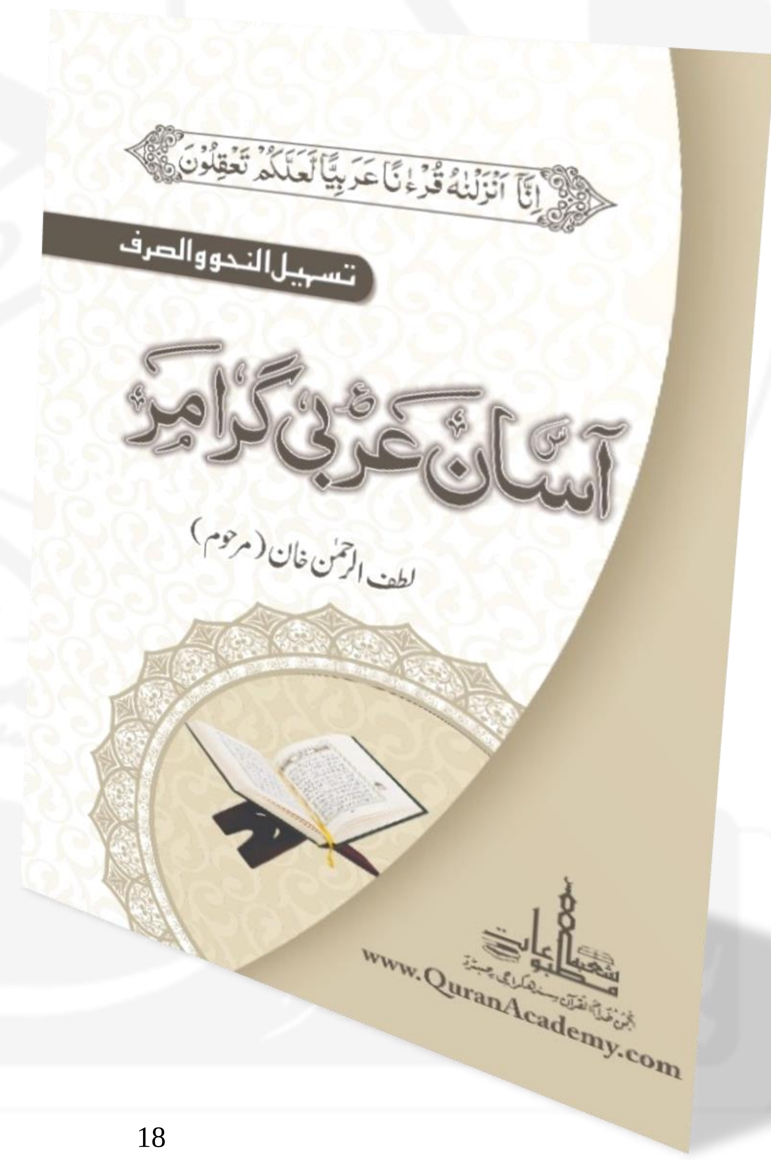

تدریسی سرگرمیاں

قرآن اکیڈمی ڈیفنس

قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس کے ستائیسویں کورس کے بیج کی تکمیل ہوئی۔ 67% شرکاء نے کامیابی سے کورس کی تکمیل کی۔ ''درس قرآن کی تیاری کیسے کریں''اور ''اجتماعیت کی اہمیت'' کے موضوع پر خصوصی محاضرات کا انعقاد ہوا۔ شعبہ خواتین میں ''آن لائن کورس''اور ''پیغام قرآن کورس'' جاری ہے۔ دورہ ترجمہ قرآن کی کلاس 10:30تا12:30 منعقد ہوتی ہے جو کہ صرف خواتین کے لیے ہے۔ حلقہ منتخبات کی کلاسز الحمدللہ اپنی تکمیل کو پہنچی۔ حلقات ودورات دینیہ آن لائن کلاسز میں ''عقائد اسلام'' کلاس پیر تا ہفتہ جاری ہے۔ ''سیرت النبی ﷺ'' کلاس 11:30تا12:00 بجے تک منعقد ہوتی ہے۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ میں تدریس الحمدللہ جاری ہے۔ اس ماہ چار خطبات جمعہ ہوئے جس میں استقبال رمضان اور روزے کا حاصل قرب الٰہی کے موضوعات پر خطبات ہوئے۔

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد

قرآن اکیڈمی یٰسین آباد میں الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس کی بحسن وخوبی تکمیل ہوئی۔ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ و ناظرہ و قاعدہ میں تدریس کا عمل جاری ہے۔ مسجد جامع القرآن میں دورہ ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ اکیڈمی میں 10 روزہ اور 15 روزہ تراویح کا اہتمام بھی کیا گیا۔

قرآن اکیڈمی کورنگی

قرآن اکیڈمی کورنگی میں 12 اپریل بروز جمعہ الحمدللہ رجوع الی القرآن کورس کی تکمیل ہوئی۔ درس کی تیاری کیسے کریں کے عنوان پر ایک خصوصی محاضرہ منعقد ہوا جس میں تدریس کے فرائض صدر انجمن خدّام القرآن سندھ جناب نعمان اختر صاحب نے ادا فرمائے۔ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کوئز کا انعقاد کیا گیا۔ الحمدللہ مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ میں تدریس کا عمل جاری ہے۔ شعبہ حفظ سے فارغ التحصیل طلبہ رمضان المبارک میں دورہ ترجمہ قرآن اور دیگر مقامات پر تراویح پڑھا رہے ہیں۔

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر

قرآن انسٹیٹیوٹ گلستان جوہر میں گزشتہ ماہ رجوع الی القرآن کورس اور دیگر مختصر دورانیہ کے کورسز میں تدریس کا اختتام ہو چکا ہے۔ رمضان المبارک میں انجمن کے تحت جاری آن لائن کورس میں مدیر ادارہ تذکیر بالقرآن کورس میں تدریس کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ مسجد جامع القرآن میں نماز تراویح کے ساتھ خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرام کا انعقاد ہو رہا ہے۔ نماز فجر کے بعد بھی تذکیر بالقرآن کا اہتمام ہے۔ مسجد میں مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ بچوں کے لیے جاری ہے روزانہ کی ترتیب میں اصلاحی خطبات بعد نماز ظہر اور درس حدیث بعد نماز عصر منعقد ہو رہے ہیں۔

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد

قرآن انسٹیٹیوٹ لطیف آباد میں رجوع الی القرآن کورس کے چوتھے بیچ کی تکمیل ہوئی۔ ادارہ کے دو اساتذہ رمضان المبارک میں آن لائن تدریس کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ مقامی نظم کے تحت الحمدللہ 3 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرامز ہو رہے ہیں۔

قرآن مرکز لانڈھی

قرآن مرکز لانڈھی مدرسۃ القرآن للحفظ والقراءۃ میں الحمدللہ حفظ القرآن اور ناظرہ کی تدریس باقاعدگی سے جاری ہے۔ ایک طالب علم نے تکمیل حفظ کی سعادت حاصل کی۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی قرآن مرکز لانڈھی میں تراویح کے ساتھ دورہ ترجمہ قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح مدرسہ کے حفاظ طلبہ کے لیے اس سال بھی تراویح سنانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔۔

دی ہوپ اسلامک اسکول

دی ہوپ اسلامک اسکول میں 26 مارچ بروز جمعہ 23 مارچ کے حوالے سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

نوٹ: دی ہوپ اسلامک اسکول میں عربی، انگلش لینگویج، فزکس اور ریاضی کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔

شعبۂ سمع و بصر

قرآن فورم:

قرآن فورَم کے عنوان سے جاری ٹاک شو میٹرو وَن نیوز چینل پر ہر جمعہ دوپہر 1 بجے نشر ہوتا ہے۔اس کے علاوہ قرآن اکیڈمی کے آفیشل فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر بھی ہر ہفتہ رات 8 بجے باقاعدگی سے اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ماہِ اپریل 2021ء میں درجِ ذیل موضوع پر پروگرام ریکارڈ کیا گیا:

زبان کا مثبت اور منفی استعمال (سورۃ الاحزاب آیات 70-71 کی روشنی میں)

ڈاکیومنٹری (انجمن):

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کے تعارف پر مشتمل 7 منٹ کے مختصر دورانیہ پر مبنی ایک ڈاکیومنٹری تیار کی گئی۔

سالانہ اجلاسِ عامہ:

دی وینیو بینکوئیٹ میں منعقد ہونے والے انجمن کے سالانہ اجلاسِ عامہ شعبہ کی جانب سے SMD اسکرین اور ساؤنڈ سسٹم کا انتظام کیا گیا۔اس کے علاوہ مذکورہ پروگرام کے دوران ہونے والے نگرانِ انجمن جناب شجاع الدین شیخ صاحب کے خطاب بعنوان "رمضان، قرآن اور تحریکِ رجوع الی القرآن" کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی۔

تحفۂ رمضان:

نگرانِ انجمن کی ہدایت کے مطابق رفقاء واحباب کی سہولت کے لیے رمضان المبارک کی مناسبت سے مختلف مواد (آڈیو، ویڈیو، کتب) کو یکجا کر کے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا گیا اور سوشل میڈیا پر شیئر کیا گیا۔

رجوع الی القرآن کورس (*Promo*):

انجمن کے تحت ہونے والے رجوع الی القرآن کورس کی تشہیر کے لیے 1 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل ایک Promo تیار کیا گیا اور سوشل میڈیا پر شیئر کیا گیا۔

دورۂ ترجمۂ قرآن (نگرانِ انجمن):

Qtv پر رمضان المبارک کے دوران روزانہ رات 9:30 تا 12:00 بجے نگرانِ انجن کا دورۂ ترجمۂ قرآن براہِ راست نشر ہو رہا ہے جس میں قرآنی آیات اور مختلف آیات سے متعلقہ اہم نکات اسکرین پر دکھانے کے لیے شعبۂ ملٹی میڈیا مکمل تکنیکی معاونت فراہم کر رہا ہے۔

دورۂ ترجمۂ قرآن (صدرِ انجمن):

ملن بینکوئٹ کورنگی سے صدرِ انجمن انجینئر نعمان اختر صاحب کے دورۂ ترجمۂ قرآن کو انجمن کی ویب سائٹ (live.QuranAcademy.com) اور سوشل میڈیا (Fb.com/QuranChannelTV, YouTube.com/QuranChannelTV) پر روزانہ رات 9:00 بجے براہِ راست دکھانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

آج کی آیت:

آج کی آیت کے عنوان سے رمضان المبارک کے دوران نگرانِ انجمن کا روزانہ ایک آیت کا بیان انجمن کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر باقاعدگی سے شیئر کیا جارہا ہے۔اس کے علاوہ Play TV پر بھی روزانہ کی بنیاد پر نشر ہو رہا ہے۔

خطباتِ جمعہ:

ماہِ اپریل 2021ء میں جامع مسجد شادمان میں ہونے والے درجِ ذیل موضوعات پر خطباتِ جمعہ کی آڈیو ریکارڈنگز مرکز ارسال کی گئیں:

ہر ایک اپنا جوابدہ خود ہے	ماہِ رمضان۔۔نیکیوں کا موسمِ بہار	روزہ، قرآنِ حکیم اور ہم
تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور غیرتِ ایمانی	جنت۔۔اعلیٰ ترین سودا	

اغراض و مقاصد انجمن خدام القرآن، سندھ، کراچی

انجمن خُدّام القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصد و منبع ایمان اور سرچشمۂ یقین قرآنِ حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر و اشاعت ہے۔تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہو جائے اور اس طرح اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہو سکے۔

انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض و مقاصد:

☆ عربی زبان کی تعلیم و ترویج؛

☆ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق؛

☆ علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت؛

☆ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلّم و تعلیمِ قرآن کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیں اور

☆ ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔